www.emarsiya.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے وارثِ قرطاس و قلم! فہم ہنر دے
اے باصر جواد! مجھے چشمِ بصر دے
اے نورِ ابد! نور سے کشکول کو بھر دے
آلودۂ ظلمات ہوں خیراتِ سحر دے
اے کوزہ گرِ دہر گل حرف کو نم دے
دریوزہ گرِ خاص ہوں شبیرؑ کا غم دے

www.emarsiya.com

سلطاں کا پرستار نہیں بندۂ آثم
مدحت کا سزاوار نہیں بندۂ آثم
منصب کا ہوس کار نہیں بندۂ آثم
پروردۂ دربار نہیں بندۂ آثم
افسردۂ دنیا ہوں یہی ناز ہے میرا
رم خوردۂ دنیا ہوں یہ اعزاز ہے میرا

تعریفِ غزالانِ ختن لب پہ نہیں ہے
صد شکر قصائد کا چمن لب پہ نہیں ہے
کچھ باعثِ آزاریِ فن لب پہ نہیں ہے
حق بات سوا کوئی سخن لب پہ نہیں ہے
ذکرِ شہِ دلگیرؑ ہی مقصود ہے مولا!
تو واقفِ احوال ہے معبود ہے مولا!

www.emarsiya.com

مدحِ شہ دلگیرؑ کے لائق تو نہیں ہوں
میں سوختۂ جلوہ یک مہر مبیں ہوں
میں ذرۂ ناچیز تو بس کفش نشیں ہوں
یہ ان کی توجہ ہے کہ اسوار بہ زیں ہوں
ہر چند کہ آدابِ فنِ ذکر ندارم
صد شکر بہ پیرایۂ کج فکر ندارم

اس ذکر کی توفیق نہیں، تاب نہیں ہے
کمزور ہے دل، طاقتِ اعصاب نہیں ہے
یہ بحرِ بلا خیز ہے، پایاب نہیں ہے
ہر ناکس و کس واقفِ آداب نہیں ہے
لازم ہے زباں چشمۂ فردوس میں ڈھل جائے
شفاف رہے مغزِ قلم، اوس میں ڈھل جائے

www.emarsiya.com

چلنے کے لئے ایک ہی مہمیز بہت ہے

تنکا ہوں کہ اک موجۂ کاریز بہت ہے

فرہاد ہوں میں، طاقتِ پرویز بہت ہے

مولا! جو مقابل ہے ہوا، تیز بہت ہے

چو سمت مرے غاشیہ بردار کھڑے ہیں

اسوار ہوں میں، حاشیہ بردار کھڑے ہیں

مشہور ہوں دریوزہ گرِ شہرِ معانی

ہر بار کھلا مجھ پہ درِ شہرِ معانی

درپیش ہوا پھر سفرِ شہرِ معانی

معلوم پڑے کچھ خبرِ شہرِ معانی

کچھ زعم نہیں بحر کا، نے دعویِٰ برتر

مہمل سے نکلتا ہے کہاں معنیِٰ برتر

www.emarsiya.com

اے خالق نوروز! مرے شعر کو ضو دے
اے مہرِ جہاں تاب! مرے لفظ کو لو دے
اے موجدِ فن! ذکر کو پیرایہ نو دے
سر سبز رہیں حشر تلک فکر کے پودے
اے مالکِ ہر دور! نیا دور عطا کر
دامانِ طلب وا ہے مجھے اور عطا کر

آنکھیں ہوں مری، چہرۂ اکبر کا ورق ہو
خواہش ہے شب و روز یہی میرا سبق ہو
اس دل میں قلق ہو تو فقط ان کا قلق ہو
وہ بین لکھوں سینۂ فولاد بھی شق ہو
صحراؤں سے بھی جوئے معانی نکل آئے
ہر سنگ صفت چشم سے پانی نکل آئے

www.emarsiya.com

لفظوں میں ادا ریز ہو معنی کا تاثر
مربوط خیالی میں رہے ایک تواتر
سب سن کے جیسے غرق ہوں در بحرِ تحیّر
اقلیمِ سخن پائے مرے دم سے تفاخر
یوں نقطہ کسی نون کے سینے میں گڑا ہو
جیسے مہِ سہ روزہ میں اک نجم پڑا ہو

تمغہ ہو مرا قابلِ صد رشک، نہ اُترے
یہ جسم چھدے، تیر لگیں، مشک نہ اُترے
بس مسندِ مژگاں پہ رہے اشک، نہ اُترے
مولا! شجرِ غم سے یہ کنجشک نہ اُترے
غیر از غمِ شبیرؑ کوئی درد نہ دیکھوں
رہوار اُڑا جائے مگر گرد نہ دیکھوں

www.emarsiya.com

ہر لفظ میں ہر لفظ کی آواز بیاں ہو
انجام کے پیرائے میں آغاز بیاں ہو
سب زیرِ اثر آئیں، فسوں ساز بیاں ہو
گردوں سے ندا آئے کہ اعجاز بیاں ہو!
ہر سیپ کا منہ گوہرِ تخئیل سے بھردوں
جب آنکھ اُٹھے، سوئے زمیں کھینچ لوں گردوں

مولا! درِ تاثیر کی زنجیر نہ چھوڑوں
تشنہ کوئی پہلو دمِ تحریر نہ چھوڑوں
تربت میں بھی ذکرِ شہِ دلگیرؑ نہ چھوڑوں
مر جاؤں، مگر دامنِ شبیرؑ نہ چھوڑوں
یہ طبعِ رواں قلزمِ افکار میں تیرے
میں راج کروں فن پہ بلا شرکتِ غیرے

www.emarsiya.com

منظور نہیں مجھ کو سفر ایک زمیں پر
حسرت ہے مجھے سیر کی ہر ایک زمیں پر
کیوں خوار پھروں زندگی بھر ایک زمیں پر
اک پاؤں پڑے بادلوں پر، ایک زمیں پر
اعدا صفتِ یائے ہوں، دو لخت پڑے ہوں
مصرع کے الف سرو کی صورت میں کھڑے ہوں

یا فخرِ حرم! بحرِ کرم! یا شہِ عالمؑ!
شد عہدِ حشم، دورِ درم، یا شہِ عالمؑ!
دریوزہ گرم، رُفت گرم، یا شہِ عالمؑ!
بی ترکشم و بی سپرم، یا شہِ عالمؑ!
ممتاز کر، اے ثانیِ کاریگرِ اول!
مفلس پہ عنایات ہوں، اے دیگرِ اول!

www.emarsiya.com

اک عمر سے ہوں قریۂ ظلمات میں محبوس
خادم کو عطا کیجیے الفاظ کے فانوس
اس قصر سے سائل کبھی لوٹا نہیں مایوس
رہ جائے فنِ شعر میں درویش کا ناموس

ادرکنی رسولاً! پدرِ غیرتِ مریم
اُنظرنا اماماً! پسرِ غیرتِ مریم

مولا! مری آواز کے در پئے مرا دشمن
سُر تال سے لا علم ہے، بے لَے مرا دشمن
دارا ہو کہ جمشید جلے، کَے مرا دشمن
معیار تو ہو، ان میں کوئی ہے مرا دشمن؟
باغی ہوں قدامت کا مرا راج نیا ہو
اقلیم نئی، تخت نیا، تاج نیا ہو

www.emarsiya.com

ہر لفظ اطاعت میں رہے مثلِ رعیت
ہر آن کنیزوں میں رہیں شوکت و نصرت
ہو اسلحہ خانہ سے مرصع یہ عبارت
ہر سطر صفِ لشکرِ جرار کی صورت
اور سطر کا وہ نون جو نقطہ کے بناں ہو
رہوارِ شہِ عرشؑ کے اک سم کا نشاں ہو

آئینۂ دل شیشہ کروں زنگ اُتاروں
خود بیں نہ رہوں، خلعتِ بد رنگ اُتاروں
اب، جنگ میں الفاظ کے سرہنگ اُتاروں
کاغذ پہ نئے ڈھنگ سے فرہنگ اُتاروں
بن ٹھن کے زبر یائے پہ اس طور کھڑی ہو
گویا کمرِ بط میں سناں آن گڑی ہو

www.emarsiya.com

مفلس ہوں، تہی دست ہوں، کچھ بھی تو نہیں پاس
بس ایک اثاثہ ہے مرا، کاسۂ احساس
غم خوار ہیں ایسے میں فقط خامہ و قرطاس
میں بندۂ بے دام ہوں، یا حضرتِ عباسؑ
دربار میں آیا ہوں دلِ سوختہ لے کر
جاؤں تو کہاں جاؤں یہ اندوختہ لے کر

اس خوف سے زخموں پہ لگایا نہیں مرہم
تکتا ہو مبادا کوئی نا محرم و محرم
ہر دردِ معظم پہ مرا غم ہے مقدم
افزائشِ غم ہے پہ نمائش نہیں ماتم
کَس رنج برون از درِ صدمات نہ برخاست
از جوششِ این بحر بخارات نہ برخاست

www.emarsiya.com

اب حال بیاں ہوتا ہے کچھ مجلس غم کا
ماتم ہے جگر بندِ شہنشاہِ اُمم کا
مہماں ہے مدینہ میں حسینؑ اب کوئی دم کا
وہ اشک نہیں لعل ہے جو چشم پہ چمکا
مجلس کی ضیا ہے کہ دمکنے لگے فانوس
ہر خیمۂ مژگاں میں چمکنے لگے فانوس

جب رات ڈھلی دور ہوا گھور اندھیرا
مشرق سے نمودار ہوا زرد سویرا
خورشید نے سر کھول کے بالوں کو بکھیرا
اُجڑا تھا محلہ بنی ہاشم کا یہ ڈیرا
غم خانۂ شبیرؑ میں جو رین کٹی تھی
بے کیف کٹی رنج میں، بے چین کٹی تھی

www.emarsiya.com

مطلعِ دوم

کیا جانیے کیا دہر پہ اُفتاد پڑی تھی
مخلوق پریشان تھی، مبہوت کھڑی تھی
فرقت کی سناں نافۂ وصلت میں گڑی تھی
خورشیدِ جہاں تاب کے ڈھلنے کی گھڑی تھی
اندوہِ جُدائی میں شجر سوکھ رہے تھے
بن بن کے سمندر میں بھنور سوکھ رہے تھے

www.emarsiya.com

غوغا تھا، کوئی دیر میں لٹتا ہے مدینہ
آلِ شہِ لولاک سے چھٹتا ہے مدینہ
یہ کس پہ زمیں تنگ ہے! گھٹتا ہے مدینہ
گویا کہ مدینے ہی سے اُٹھتا ہے مدینہ
رخصت سے بری اور خبر کوئی نہیں تھی
محرومِ دُرِ اشک نظر کوئی نہیں تھی

رقصندہ جو طاؤس تھے سَم بھول گئے تھے
آہو جو رمیدہ تھے وہ رم بھول گئے تھے
سب محتسباں کثرت و کم بھول گئے تھے
تحریر کے تیور ہی قلم بھول گئے تھے
منہ موڑ لیا آب سے مٹی کے گھڑوں نے
پل بھر کو زمیں چھوڑ دی پیڑوں کی جڑوں نے

www.emarsiya.com

سب شیر کچھاروں سے نکل آئے تھے باہر
سانپ اپنے پٹاروں سے نکل آئے تھے باہر
اژدر تھے کہ غاروں سے نکل آئے تھے باہر
قلزم کہ کناروں سے نکل آئے تھے باہر
چو سمت مراقد سے بشر اُٹھنے لگے تھے
ٹھہرے ہوئے پانی میں بھنور اُٹھنے لگے تھے

پا بوسیِ عابدؑ کے لئے آئی تھی خوشبو
روتے ہوئے کہتی تھی کہ اے مرکزِ ہر سُو!
کچھ فرق نہیں احمد و اکبر میں سرِ مو
گرمی سے تپک جائے گا یہ گوہرِ خوش رُو
وہ لُو ہے کہ شب میں بھی ہمکتی ہے بدن کو
تیغِ تپشِ دشت، دھنکتی ہے بدن کو

www.emarsiya.com

سورج کی تمازت سے پگھل جاتا ہے فولاد
صحرائی صدا ہو کے بکھر جاتی ہے فریاد
ہر سمت فقط حبس ہے، عنقا ہے وہاں باد
سو دُکھ ہیں، تکالیف ہیں، ہر گام ہے اُفتاد
صدیوں سے وہ آفت کدہ آباد نہیں ہے
کہتے ہیں کہ وہ جائے بشر زاد نہیں ہے

ہستی کا وہاں نام نہیں ہے کسی پہلو
اس ڈر سے نکلتے نہیں دبکے ہوئے آہو
طرفہ ہے کہیں آتشِ محشر پہ وہاں لو
سہمی ہوئی رہتی ہے اسی خوف سے خوشبو
سربند ہے نافے سے نکلتی ہی نہیں ہے
تحریر لفافے سے نکلتی ہی نہیں ہے

www.emarsiya.com

ہر صبح نئی آنچ ہے، ہر شام نیا جبر
مر جائے جو انسان تو ملتی ہی نہیں قبر
بے کار ہے اُس دشت میں ایوبؑ نما صبر
اُس خشک خرابے پہ برستا ہی نہیں ابر
بوندوں کی جگہ جسم پہ پڑتے ہیں شرارے
جلتے ہوئے خورشید سے جھڑتے ہیں شرارے

رو رو کے برا حال تھا بادِ چمنی کا
بجلی کو فقط ہوش تھا زنجیر زنی کا
اصرار تھا اس بات پہ محتاج و غنی کا
کوفہ میں چلن عام ہے وعدہ شکنی کا
وہ لوگ کسی حال میں ایفا نہ کریں گے
پہلے کی طرح عہد کی پروا نہ کریں گے

www.emarsiya.com

وہ اپنے کیے عہد سے پھر جائیں گے فوراً
مجبور نہ ہوں گے پہ بدل جائیں گے قصداً
دُہرائیں گے آبا کی روایات یقیناً
نسلاً ہی جفا جُو ہیں، ستم کیش ہیں اصلاً
اس واسطے درخواست ہے رُک جائیے آقا!
ان پردہ نشینوں پہ ترس کھائیے آقا!

ہر دم ہے وہاں تارِ تنفس کا تعطل
ہر آن وہاں پر ہے مصائب میں تسلسل
اُس دشت میں جینے کا حوالہ نہیں بالکل
نے نکہت و ریحان ہیں، نے شبنم و سنبل
مرضی نہیں اپنی کہ حرم جائیں وہاں پر
مولا! جو اجازت ہو تو ہم جائیں وہاں پر

www.emarsiya.com

روتے میں لپٹ جاتی تھیں زینب سے خواتیں
چلاتے تھے اکبر کے گلے لگ کے مساکیں
"کیا آنکھوں سے چھپ جائیگی تصویرِ شہِ دیں؟"
شہ کرتے تھے لوگوں کو مگر صبر کی تلقیں
اصغرؑ کی طرف دیکھ کے رو دیتے تھے کم سِن
سر پیٹتے تھے قاسمؑ و عباسؑ کے ہم سِن

زنجیرِ جُدائی میں گرفتار ہیں صغریٰؑ
کچھ روز ہوئے صاحبِ آزار ہیں صغریٰؑ
حضرت نے کہا ہم ترے غم خوار ہیں صغریٰؑ
مجبور ہیں، معذور ہیں، لاچار ہیں صغریٰؑ
اس راہ میں آرام نہیں، سکھ نہیں بی بی
کیا تیرے بچھڑنے کا ہمیں دُکھ نہیں بی بی؟

www.emarsiya.com

اپنی تو یہ مرضی ہے تجھے ساتھ میں لے جائیں
ممکن ہے کہ ہم لوٹ کے پھر آئیں، نہیں آئیں
جو دل کے پھپھولے ہیں تمھیں کیسے وہ دکھلائیں!
صحرا میں بھلا کیسے تری موت کا غم کھائیں
وہ کون سا لمحہ تھا کہ روئے نہیں صغریٰؑ!
واللہ! کہ ہم رات کو سوئے نہیں صغریٰؑ!

لازم ہے کہ ہو جائے ادا فرضِ امامت
اس دورِ ہزیمت سے نکل آئے یہ اُمت
پھر پھیلے یہاں روشنیِ عہدِ رسالت
لے جائیں تجھے ساتھ پہ ایسی نہیں حالت
پُر خار ہے رہ، صاف علاقہ بھی نہیں ہے
پھر تجھ کو کئی دن سے افاقہ بھی نہیں ہے

www.emarsiya.com

صغریٰؑ نے کہا شاہِ خوش اطوار کے واری
اکبر کے تصدق، رُخِ سرکارؑ کے واری
قربان سکینہ کے، علم دارؑ کے واری
اصغر کے فدا، قاسمِ جرارؑ کے واری
یہ دُرِ نجف دیکھ کے غش آتا ہے باباؑ
اماں کی طرف دیکھ کے غش آتا ہے باباؑ

اُمیدِ سفارش نہیں اب ہم کو کسی سے
اماں سے گلہ ہے نہ شکایت ہے پھپھی سے
ہاں، ہم سے نظر پھیر لی گھر بھر نے ابھی سے
بس، قبر میں اب جائیں گے ثابت قدمی سے
تنہا کو شہِ اِنس نے گھر بار میں چھوڑا
افسوس کہ اس حالتِ بیمار میں چھوڑا

www.emarsiya.com

احوالِ دلِ زار بھی کس کس سے کہوں میں
عابدؑ سے کہوں یا شہِ یثربؐ سے کہوں میں
اماں سے کروں بات کہ زینبؑ سے کہوں میں
فریاد بصحرا ہے بھلے سب سے کہوں میں
عباسؑ بھی، قاسمؑ بھی طرفدار نہیں ہیں
اصغرؑ سے گلہ کیا ہے کہ مختار نہیں ہیں

اے کُل کے مددگار! مجھے جلد اُٹھا لے
اے مالک و مختار! مجھے جلد اُٹھا لے
لُٹنے کو ہے گھر بار، مجھے جلد اُٹھا لے
بڑھنے لگا آزار مجھے جلد اُٹھا لے
دل میرا بہ آتش ہے مری عین در آتش
میں شوقِ مسافت میں ہوں نعلین در آتش

www.emarsiya.com

بیمار کی حالت پہ ہوئے گریہ کناں سب
فرمایا شہِ عرش نے خواہر سے کہ زینبؑ
بیٹی کو شفا دے گا خداوندِ مسبّب
بہتر ہے یہ آزار سہیں، کوچ کریں اب
ورنہ غمِ فرقت میں گذر جائے گی صغریٰؑ
یوں گھلنے، پگھلنے میں تو مر جائے گی صغریٰؑ

یہ کہہ کے مخاطب ہوئے صغریٰؑ سے، مری جان!
مظلوم پدر تیری دل آزاری پہ قربان
اس راہ میں آزار کے بڑھنے کا ہے سامان
لے جائے گا آ کر تمھیں، اکبرؑ کا ہے پیمان
بہتر ہے کوئی روز مدینہ رہو بی بی!
اس حال میں مت رنجِ مسافت سہو بی بی!

www.emarsiya.com

بیٹی! ترے بابا کا سفر غم کا سفر ہے
ذوالحجہ کے ہیں کوس، محرم کا سفر ہے
راہی ہے کہیں جان، کہیں دم کا سفر ہے
وہ دھوپ ہے گویا کہ چم و خم کا سفر ہے
بابا نے تجھے شوق سے کھویا نہیں بیٹی!
ہستی کی وہ حالت ہے کہ گویا نہیں، بیٹی!

اک ساعتِ محشر تھی کلس کانپ رہا تھا
ماندہ تھا بہت اسپِ زماں ہانپ رہا تھا
خورشید ندامت سے بدن ڈھانپ رہا تھا
جبریلؑ کھڑا نیتِ حق بھانپ رہا تھا
ویران تھا صحرا کی طرح گویا مدینہ
نکلا تھا محمدؐ کی انگوٹھی سے نگینہ

www.emarsiya.com

یوں ابنِ علیؑ شہر سے گھر چھوڑ کے نکلے
جیسے کسی سیپی کو گہر چھوڑ کے نکلے
واپس نہ پلٹنے کی خبر چھوڑ کے نکلے
ہر شخص کو بادیدۂ تر چھوڑ کے نکلے
سب لوگ غمِ ہجر میں سر نوچ رہے تھے
مرغانِ چمن رنج میں پر نوچ رہے تھے

دَم سادھ کے خوشبوئے سمن ساتھ میں ہو لی
منہ چومتی روتی رہی، اک لفظ نہ بولی
حسرت سے زباں سوسنِ دلگیر نے کھولی
اب کون بھرے گا مرے قاسم کی گھڑولی
اک حشر تھا اُس گھر کا مدینے سے نکلنا
کہتے ہیں اِسے روح کا سینے سے نکلنا

www.emarsiya.com

مطلعِ سوم

جب رَن کو چلے حضرتِ عباسؑ علمدار
سَر رکھ دیا شبیرؑ کے قدموں میں بس اک بار
شہؑ نے کہا کیوں بر میں لیے آتے ہو تلوار
بس تم کو اجازت نہیں، کیوں کرتے ہو اصرار!
زینب کے وفادار، ولی ابنِ ولی ہو
اب تم ہی تو بازوئے حسینؑ ابنِ علیؑ ہو

www.emarsiya.com

مشکیزہ سکینہ کا لیے جاتے ہو بھائی!
کیوں ہم سے جدا ہوتے ہو، تڑپاتے ہو بھائی!
قدموں سے اُٹھو، کیا ہمیں بتلاتے ہو بھائی!
ہر بار تم اِس حال میں کیوں آتے ہو بھائی؟
اب کون سہارا ہے حسینؑ ابنِ علیؑ کا
تم ہی تو ہو اک آسرا نورانِ جلی کا

سَر پاؤں پہ تھا، غیظ میں تھراتے تھے عباسؑ
خاموشی سے بس بوسے لیے جاتے تھے عباسؑ
کیا عجز کا آئینہ نظر آتے تھے عباسؑ
کچھ بولتے تھے اور نہ بتلاتے تھے عباسؑ
مقسوم یہ تھا اِذن ملے رن کو سدھاروں
جس اور میں ساتھی گئے اُس بن کو سدھاروں

www.emarsiya.com

شبیرؑ نے عباسؑ کو سینے سے لگایا
خود آپ نے خوں رویا اور اُن کو بھی رُلایا
بوسے دیے اُن کو بھی، عَلَم کو بھی اُٹھایا
فرماتے تھے اے ربِ جہاں، میرے خدایا
یہ اُٹھے تو پھر خیمۂ احساس اُٹھے گا
مجھ سے نہ کبھی لاشۂ عباسؑ اُٹھے گا

عباسؑ نے لب کھولے اجازت کو کئی بار
بولے کہ امامِ دوسرا، مالک و مختار
شرمندہ ہے پانی کے لئے عبدِ گنہ گار
اے صاحبِ ایمان و زماں اِذن بس اک بار
نادم ہوں سکینہؑ سے رضا دیجیے مولاؑ
بے مشک جو آؤں تو سزا دیجیے مولاؑ

www.emarsiya.com

بس مَشک لیے جاتا ہوں معصوموں کی خاطر
پھر خدمتِ عالی کے لیے ہوتا ہوں حاضر
بچوں کا بلکنا تو ہے حضرتؑ پہ بھی ظاہر
ہاں اِذن کی خاطر نہیں آؤں گا کبھی پھر
مشکیزہ بھرے آتا ہوں آقا کوئی دم میں
بے تاب ہوں قطرہ بھی نہیں اہل حرم میں

شبیرؑ نے فرمایا کہ جاتے ہو وغا کو
خود مٹنے کو جاتے ہو، نبھاتے ہو وفا کو
مشکیزے کا ہے عذر، بلاتے ہو قضا کو
تم خیر، ہمیں سونپ کے جاتے ہو خدا کو
یوں جاں پہ کوئی کھیل نہیں سکتا ہے بھائی!
شبیرؑ یہ دُکھ جھیل نہیں سکتا ہے بھائی!

www.emarsiya.com

جاؤ کہ ہمیں بھی ہے کوئی دیر میں آنا
اِس دشت میں نانا کا بھی ہے قول نبھانا
قربان گیا، خیمۂ زینبؑ میں نہ جانا
اِس بار مری سمت سکینہ کو نہ لانا
اللہ کی مرضی ہے، کہاں ہم پہ ہے عباسؑ
زینبؑ پہ جو گزرے گی عیاں ہم پہ ہے عباسؑ

سُنتے ہی یہ سب شاد ہُوا ثانیِ کرّار
سجدے میں کئی بار گرا شہؑ کا علمدار
دل خُون ہُوا، درد سے اُٹھے شہِ ابرار
دیکھا کہ اُدھر حضرتِ عباسؑ ہیں تیار
یکبار کنوتی کو بدلنے لگا شبدیز
منہ پائے شہِ دینؑ پہ ملنے لگا شبدیز

www.emarsiya.com

آقاؑ کی رضا پا کے فرس پر چڑھے عباسؑ
شمشیر و عَلَم ہاتھوں میں تھے، مَشک بھی تھی پاس
جولاں ہُوا رہوار تو مقتل میں تھا الماس
لڑتے ہوئے پہنچے وہ جونہی علقمہ کے پاس
اک بار جو تلوار چلی پھر گئے غازی
فوجوں کے تلاطم میں کہیں گِھر گئے غازی

اک ہاتھ میں تھی مَشک تو اک ہاتھ میں شمشیر
پامال ہوئی رَن میں یداللہ کی تصویر
ہاتھوں میں سنانیں لیے آتے تھے گرہ گیر
اک سمت میں نیزے لگے، اک سمت لگے تیر
پابندی بھی تھی، زخموں سے بھی چور تھے عباسؑ
لڑتے تھے پہ دریا سے ابھی دور تھے عباسؑ

www.emarsiya.com

غیظ آیا تو فوجوں کو کیا اُن میں پائمال
دکھلا دیا میداں میں یداللہؑ کا اقبال
ابتر تھیں صفیں، قلبِ عدو کا تھا بُرا حال
عباسؑ تھا آخر، اسداللہؑ کا تھا لال
بجلی جو گری، ابر سی پھٹنے لگیں فوجیں
سَر گر گئے میدان میں ہٹنے لگیں فوجیں

بس ڈال دیا پانی میں اُس شیر نے رہوار
پھر مَشک بھری اور پلٹنے لگے یکبار
بولا یہ بنِ سعد کہ اے غازیِ دیں دار!
یہ مَشک یہیں رکھ دو، اٹھانا نہیں زنہار
ہوتے ہو یونہی ذبح، ڈرو قہر سے عباسؑ
پانی کی اجازت نہیں اِس نہر سے عباسؑ

www.emarsiya.com

غازی نے کہا مَشک سے پیوستہ ہے یہ جان
بھر لانا اِسے تھا یہی شبیرؑ کا فرمان
یہ مشک و عَلَم ہی تو ہے غاصب مری پہچان
مت بھول کہ خط آئے تھے، ہم آئے تھے مہمان
ہٹ جاؤ اگر چاہتے ہو خیر سروں کی
ورنہ میں سزا جانتا ہوں کم نظروں کی

یہ کہہ کے جو عباسؑ نے شمشیر چلائی
غاصب کی صفوں بیچ قیامت نظر آئی
پہچان نہیں سکتا تھا پھر بھائی کو بھائی
چِلّاتے تھے ہاتھوں سے گئی اپنے لڑائی
جیسے بھی ہو اس قابلِ صد رشک کو مارو
تلوار اِسے، تیر بھری مَشک کو مارو

www.emarsiya.com

لو تیر فگن جمع ہوئے چاروں طرف سے
ملعون تھے، شاکی تھے بن شاہِ نجف سے
محروم کیے دیتے تھے غازی کو شرف سے
مشکیزہ پھٹا جاتا تھا تیروں کے ہدف سے
تلوار پڑی دوش پہ اور کٹ گیا بازو
سب جسم سلامت تھا مگر گھٹ گیا بازو

مشکیزہ تھا سینے پہ مگر دست بہ شمشیر
لڑنے لگا اک ہاتھ سے وہ مایۂ شبیر
دانتوں میں تھا اب تسمۂ مشکیزہ دل گیر
ہونٹوں پہ تھا عباسؑ کے بس نعرہ تکبیر
کہتے تھے سکینہؑ کو اگر مشک پہنچ جائے
پھر چاہے جہاں سلسلۂ اشک پہنچ جائے

www.emarsiya.com

جس ہاتھ میں تلوار تھی اُس پر بھی ہُوا وار
ناگاہ گرا خاک پہ وہ دست طرح دار
ریتی پہ تڑپتا تھا وہ ہاتھ اور وہ تلوار
دانتوں میں تھا مشکیزہ کہ پھر ہو گئی یلغار
کچھ تیر پڑے مشک پہ اور بہہ گیا پانی
صد حیف سکینہؑ سے پرے رہ گیا پانی

سَر گرز سے غربال ہُوا گر گئے عباسؑ
خیموں کی طرف دیکھ کے کہتے تھے بصد یاس
افسوس بجھا پایا سکینہؑ نہ تری پیاس
مرنے کا نہیں، پانی کا ہے حسرت و احساس
اک بار حقِ حرفِ تلافی مجھے دے دو
شبیرؑ کے صدقے میں معافی مجھے دے دو

[illegible] نخچیر [illegible] میدان

www.emarsiya.com

آواز جو [illegible]

مقتل کی طرف دوڑ پڑے شاہ بہ حرمان

فرماتے تھے لو، ہو گیا اکبرؑ مرا نقصان

بھولوں گا نہ مر کر بھی میں عباسؑ کا احسان

کچھ مجھ کو نظر آتا نہیں آؤ نہ بیٹا

ٹوٹی ہے کمر لاش پہ لے جاؤ نہ بیٹا

جب لاشۂ عباسؑ پہ پہنچے شہِ دلگیر

دیکھا کہ سرِ خاک تڑپتا ہے وہ نخچیر

سر گود میں رکھتے ہوئے فرماتے تھے شبیرؑ

اے بھائی! ہمیں چھوڑ گئے دست بہ تقدیر

ایسے تو کوئی چھوڑ کے جاتا نہیں عباسؑ

کچھ بولو، ہمیں کچھ نظر آتا نہیں عباسؑ

www.emarsiya.com

غازی نے نگہ بھر کے رُخِ شاہ کو دیکھا
پھر آہ بھری اور کہا اے مرے آقا
پانی کے نہ لانے کا گنہ گار ہے بندہ
اے وائے کہ پیاسی ہے سرِ خیمہ سکینہؑ
حضرتؑ جو معافی کا کہیں میری طرف سے
شرمندہ ہے عباس بہت شاہِ نجف سے

شبیرؑ نے فرمایا یہ کیا کہتے ہو بھائی!
ایذا ہے بہت نزع کا دکھ سہتے ہو بھائی!
کس درد کے کہسار تلے ڈھہتے ہو بھائی!
جاتے ہوئے بتلاؤ کہاں رہتے ہو بھائی!
تنہا تو ہمیں چھوڑ کے مت جاؤ برادر
باہم چلے جاتے ہیں چلو آؤ برادر

www.emarsiya.com

عباسؑ نے بوسہ لیا پائے شہِ دیںؑ کا
پھر باب کھُلا دیکھا جونہی خلدِ بریں کا
دم نکلا پھر اُس عارضی دنیا کے مکیں کا
تھا شور کہ سردار اُٹھا اہلِ یقیں کا
اکبرؑ کی طرف دیکھ کے یہ کہہ گئے شبیرؑ
عباسؑ سفر کر گئے، لو رہ گئے شبیرؑ

جب مشک و عَلَم لائے شہ دیںؑ سرِ خیمہ
یکبار بلکتی ہوئی پاس آئی سکینہ
بولی کہ کہاں میرے چچا جان ہیں بابا!
کیوں مَشک و عَلَم آپ لیے آئے ہیں تنہا!
کیا دائمی دُنیا کو سفر کر گئے عمّو
سر گود میں تھا آپ کی، کیا مر گئے عمّو؟

www.emarsiya.com

اکبرؑ بھی نہیں بولتے، کیا ہو گیا بابا!
ہے ہے وہ علمدار کہاں کھو گیا بابا!
مدّت سے تھا جاگا ہُوا، کیا سو گیا بابا!
بازوئے شہِ دین کدھر کو گیا بابا!
بتلائیے، ورنہ ابھی جاتی ہے سکینہ
خیموں میں چچا جان کو لاتی ہے سکینہ

ہر ایک کی لاش آئی ہے آئے نہیں عمّو
خود مَشک و علَم خیموں میں لائے نہیں عمّو
صحرا میں بہت دھوپ ہے، سائے نہیں عمّو
کیوں جلتی ہوں جب دہر میں ہائے نہیں عمّو
بتلائیں، نہیں جاں سے گزرتی ہے سکینہ
عمّو کے بنا دشت میں مرتی ہے سکینہ

www.emarsiya.com

حضرت نے کہا لاش بھی غازیؑ نے نہیں دی
لانے کی اجازت ہی نمازی نے نہیں دی
یہ مَشک بھی اُس شیرِ حجازی نے نہیں دی
مہلت ہی اُسے آئنہ سازی نے نہیں دی
سو لاشۂ عباسؑ نہیں لائے ہیں بیٹی
یہ مَشک و عَلَم بھی تو ہمیں لائے ہیں بیٹی

یکبار سرِ دشت جُدا ہو گیا بازو
اکبرؑ بھی ہیں تیار سو اب خالی ہے پہلو
ہجرِ غمِ عباسؑ میں تھمتے نہیں آنسو
نرغے میں شغالوں کے ہوں میں صورتِ آہو
اللہ کی مرضی میں بھلا کس کی چلی ہے
اب دشت ہے اور لاشِ حسینؑ ابنِ علیؑ ہے

www.emarsiya.com

بس ختم کر اب مرثیۂ حضرتِ عباسؑ
خالق سے دعا مانگ کہ اے مالکِ احساس!
بندے کو عطا کر دے دُر و گوہر و الماس
تا آپ گواہی کو اُٹھیں خامہ و قرطاس
یہ بندہ گدائے شہِ لولاکؐ ہے واللہ
منبر ہے کہ ہم پایۂ افلاک ہے واللہ